بجٹ تقریر 13-2012 ء

ڈاکٹر عبدالحفیظ شیخ

وفاقی وزیر برائے خزانہ، مالیات، اقتصادی امور، شماریات

اور منصوبہ بندی و ترقی

قومی اسمبلی یکم جون 2012ء

○☆○☆○

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم○

☆☆☆☆

حصہ اول

میڈم سپیکر!

میں اللہ پاک کا شکر گزار ہوں جس نے مجھے منتخب حکومت کا پانچواں بجٹ پیش کرنے کی ذمہ داری دی۔ یہ تاریخی موقع ہے۔قوم کو اس پر فخر ہونا چاہیٔ۔ دنیا دیکھ سکتی ہے کہ جمہوریت پاکستان میں مضبوط ہو رہی ہے۔

اس Parliament نے تاریخی قانون سازی کی۔ میں Leader of the House وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس Parliament کو قوم کی سیاسی زندگی کا مرکز بنایا۔ بجا طور پر وہ قومی تاریخ میں طویل ترین عرصہ تک وزیراعظم ہیں۔

میں Leader of the Opposition اور تمام سیاسی پارٹیوں کی Contribution کو بھی Acknowledge کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے جمہوریت کو کامیاب بنانے کے لیے کام کیا۔

میڈم سپیکر!

میں آپ کے کردار کو بھی Recognize کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے اس ایوان کو اور جناب فاروق نائیک نے Chairman of the Senate کے طور پر قابل قدر قیادت فراہم کی۔

صدر آصف علی زرداری نے اس Transition کے دوران جس بصیرت اور دانشمندی سے ملک کی قیادت کی ہے ہمیں اس کو بھیRecognize کرنا چاہیے۔ انہوں نے اپنے اختیارات Parliament کو منتقل کیے۔ انہوں نے قومی سیاست میں Reconciliation کو اپنایا۔ تاریخ پاکستان کو مضبوط بنانے میں اس دور کی Leadership کے کردار کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔

پاکستانی قوم نے 2008ء میں جمہوریت کی بحالی کے ساتھ ایک نئے سفر کا آغاز کیا۔ عوام نے Parliament کو منتخب کیا۔ قانون کی حکمرانی قائم ہوئی۔ صدر مملکت کا انتخاب Unanimously ہوا۔ Judiciary Active ہے۔ Mediaآزاد ہے۔ Leader of the Opposition کو Public Accounts Committee کا Chairman بنایا گیا۔ اداروں کو مضبوط کیا گیا۔ صوبوں کو Empower کیا گیا۔ 18 ویں ترمیم نے صوبوں کو مزید اختیارات دیے۔ ساتویں NFC Award نے

اُنہیں زیادہ Resources دیے۔ 18 وزارتیں صوبوں کو Transfer ہوئیں۔ Concurrent List ختم کی گئی۔ FATA میں Political Activities کی اجازت دی گئی۔ گلگت بلتستان کو نیا Administrative Status دیا گیا۔ ہم نے ایک قوم بن کر ورثے میں ملنے والے Economic Crisis، Conflict Regional عالمی بحران اور 2010ء کے تباہ کن سیلاب جیسے Challenges کا مقابلہ کیا۔ یہ پاکستانی قوم کی استقامت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ بدترین صورتحال پر قابو پا کر اپنی منزل کے حصول کے لیے ہماری قوم کے عزم کا ثبوت ہے۔ میں ملک کی حفاظت کے لیے بے شمار قربانیاں دینے والے پاکستان کی Armed Services ، Paramilitary Police اور FC کو سلام پیش کرتا ہوں۔ سب سے بڑھ کر میں پاکستانی مرد و خواتین کی اپنے وطن کے لیے محبت اور اسے مضبوط بنانے کے لیے کام کرنے کے جذبے کو بھی داد دیتا ہوں۔

معیشت : ہمیں ورثے میں کیا ملا؟

اس حکومت کو ورثے میں ملنے والی اس Economic Situation کو بھی Realize کرنے کی ضرورت ہے۔ جب 2008ء میں عوام نے اسے یہ ذمہ داری

سونپی۔

(1) Real GDP Growth کم ہو چکی تھی۔

(2) سالانہ CPI Inflation جس میں اضافہ کا آغاز 2006ء میں ہوا تھا اکتوبر 2008ء میں 25% کی Peak پر پہنچ چکی تھی۔

(3) External Current Account Deficit، جی ڈی پی کا 8.5% تھا۔

(4) Fiscal Deficit بڑھ کر 7.6% ہو چکا تھا۔

(5) زرِمبادلہ کے ذخائر 16 ارب ڈالر سے کم ہو کر 6 ارب ڈالر رہ گئے تھے۔

(6) Karachi Stock Exchange کا 100-Index ایک تہائی گر چکا تھا اور Exchange Authorities کو Market بند کرنا پڑی تھی۔

(7) مہینوں میں ڈالر Sixties سے بڑھ کر Eighties کی سطح تک پہنچ چکا تھا۔

IMF سے رجوع کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ ہمیں IMF سے مالی معاونت مل گئی۔ کیونکہ ہم نے 2008ء کے Financial Crisis سے متاثرہ ممالک سے پہلے ہی IMF کو درخواست دے رکھی تھی۔ اگرچہ ہم نے اپنے تمام

Objective حاصل نہیں کیے لیکن اس Program سے ہمیں Economy کو Stabilize کرنے میں مدد ملی۔

پچھلے تقریباً 2 سال سے جب پاکستان کو قدرتی آفات سے تباہی کا سامنا کرنا پڑا، ہم نے IMF کی امداد کے بغیر معیشت کو سنبھالا۔ بلکہ ہم نے 1.2 ارب ڈالر کا قرضہ واپس کیا۔

عالمی اقتصادی Outlook بدستور Weak رہی۔ خاص طو پر Eurozone میں جو ہماری تجارت اور Investment کا اہم مرکز ہے۔ یہ واضح نہیں کہ Eurozone Crisis پر کس طرح قابو پایا جائے گا۔ اس بحران کے اثرات کی عالمی قیمتوں، تجارت اور سرمایہ کاری پر پڑتے رہیں گے۔ اور ہمیں متاثر کریں گے۔

ان Challenges کے باوجود ہماری Economy کی Resilience اور ہمارے عوام کی Strength کے باعث ہم نے اقتصادی Growth کو برقرار رکھا۔ پچھلے 2سالوں میں Growth Rate اوسطاً 3.4% کے قریب رہا جو اس سے پچھلے 2سال میں 2% سے بھی کم تھا، یہ Reasonable Performance ہے اور اس سال Growth Rate 3.7% ہے جو Upward Trend کو ظاہر کرتا ہے۔ اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے ہم Economic Stability حاصل کرنے میں کامیاب

ہوئے ہیں اور پراعتماد ہیں کہ اب **Growth** جلد اپنے **Potential** تک پہنچ جائے گی۔

حکومت کی اقتصادی کامیابیاں

میڈم سپیکر!

ہمارا بنیادی مقصد معیشت کا استحکام ہے۔

Macroeconomic Stability

پاکستان کا **Macroeconomic Framework** مستحکم ہے۔ ہم نے **Stable External Position** کو برقرار رکھا ہے اور پچھلے دو سال کے دوران ہم نے **IMF** سے **Disbursement** کے بغیر یہ کامیابی حاصل کی ہے۔ ہم نے **IMF** کے **1.2** ارب ڈالر قرضے واپس کیے پھر بھی ہمارے **Reserves** کافی ہیں۔ ہمارا **Exchange Rate** نسبتاً مستحکم ہے۔ **Exports** میں ہماری کارکردگی ایک بار پھر قابل ذکر حد تک اچھی رہی اور ہماری ترسیلات زر بڑھ رہی ہیں۔ **Imports** میں اضافہ کی بنیادی وجہ عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہے اور اس **External Challenges** کا صرف ہمیں ہی سامنا نہیں۔

اصلاحات کا تسلسل

IMF پروگرام کے بغیر بھی ہم نے **Economic Reforms** کو جاری رکھا اور وہ لوگ غلط ثابت ہو گئے جو یہ سوچتے تھے کہ پروگرام کے خاتمہ سے **Economic Management** غیر ذمہ دارانہ ہو جائے گی اور **Discipline** ختم ہو جائے گا۔ پچھلے 2 سال میں ہم نے ماضی سے کہیں زیادہ **Fiscal Discipline** کا مظاہرہ کیا۔

اس عرصہ کے دوران کی گئی اہم اصلاحات یہ ہیں۔

(1) خوراک، زرعی پیداوار ، تعلیم اور دواؤں کے علاوہ تمام **Sales Tax Exemptions** ختم کر دی گئیں۔

(2) **Domestic Sales** پر **Zero Rating** کو ختم کر کے ٹیکس کا دائرہ بڑھایا گیا۔

(3) **Sales Tax** کا **Rate** **17%** سے کم کر کے **16%** کیا گیا۔

(4) تمام **Special Excise Duties** ختم کی گئیں۔

(5) **392 Regulatory Duties** کو ختم کر دیا گیا۔

(6) **Excise Duties** میں **Major Rationalization** کی گئیں۔

Federal Excise Duties کوختم کر دیا گیا یا اُن کے Rates کم کیے گئے۔

(7) Tax Policy میں Enforcement، Audit اور عدالتوں میں مقدمات پر Focus کیا گیا۔

(8) اخراجات میں کفایت شعاری لگاتار دوسروں سال بھی جاری رہی اور دفاع اور قرضوں کی ادائیگی کے علاوہ دیگر Current Expenditures کو Freez رکھا گیا۔ بعض صورتوں میں Expenditure میں کمی کی گئی جیسا کہ حکومت اخراجات کو پچھلے سال کے مقابلہ میں 10% کم کیا گیا۔

(9) مستحق لوگوں پر توجہ مرکوز رکھتے ہوئے غربت میں کمی اور سماجی تحفظ پر اخراجات میں اضافہ کیا گیا۔

(10) ترقیاتی اخراجات کو بڑھایا گیااور ان کو Fully Utilize کیا۔

(11) سرکاری شعبہ میں اصلاحات کو آگے بڑھایا گیا۔ PIA ، پاکستان سٹیل ملز، GENCOsاور DISCOs میں Professional Managers کی تقرری کی گئی اور ان میں سے زیادہ تر اداروں کے Board of Directors کی تشکیلِ نو کی گئی۔ سرکاری شعبے کی دیگر

Corporations میں اصلاحات کا عمل جاری ہے۔

(12) بجٹ تخمینوں میں شامل نہ کئے گئے قرضوں کو باضابطہ بنایا گیا اور Commodity Debt میں نمایاں کمی لائی گئی۔

(13) افراطِ زر کے دباؤ میں کمی آنے کے بعد مرکزی بنک نے Interest Rate میں 200 Basis Points کمی کی۔

NFC اور اس کے اثرات

اس حکومت کے انقلابی اقدامات میں سے ایک ساتویں NFC Award کی Finalization ہے۔ یہ وفاق اور صوبوں کے درمیان تعلقات کا ایک اہم موڑ ہے۔ اس Award کے ذریعے وفاقی حکومت نے صوبوں کو وفاقی Taxes کا ایک بہت بڑا حصہ دے دیا ہے۔ صوبوں، گلگت بلتستان، آزاد جموں و کشمیر اور F A T A کو Divisible Pool اور دیگر متعلقہ Grants کا Share ، Divisible Pool کے 70% کے قریب پہنچ گیا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 2009-10 میں صوبوں کو 633 ارب روپے دیے گئے جبکہ 2011-12 میں صوبوں کا حصہ بڑھ کر 1204 ارب روپے ہو گیا۔ دو سال کے مختصر عرصہ میں یہ رقم دوگنا ہو چکی ہے۔

وسائل کی اس بڑے پیمانے پر صوبوں کو منتقل کے نتیجہ میں وفاقی حکومت کو مختصر عرصہ میں **Major Adjustment** کرنا پڑی۔ اس **Challenge** سے نمٹنے کے ساتھ ہمیں یہ اعتماد بھی ہے کہ وسائل کی یہ منتقلی صوبوں کو صحت، تعلیم اور دیگر **Services** کی فراہمی کے قابل بنائے گی جو اب اُن کی ذمہ داری ہے۔

18 ویں ترمیم اور اس کے اثرات

18 ویں آئینی ترمیم کی متفقہ منظوری کا **Credit** بھی اس **Parliament** کو جاتا ہے۔ اس ترمیم کے ذریعہ 18 وزارتیں صوبوں کو منتقل کی گئیں۔ وسیع تر خودمختاری اور زیادہ وسائل کے **Combination** سے صوبے عوام کو بہتر خدمات فراہم کر سکیں گے۔

فلاحی اقدامات اور غربت میں کمی

یہ شہید ذوالفقار علی بھٹو اور شہید محترمہ بینظیر بھٹو کا **Vision** تھا کہ عوام کے جذبات کو زبان دی جائے اور معاشرے کے کمزور طبقات کو **Economic Mainstream** میں لانے کو یقینی بنایا جائے۔ اس لیے درپیش

Challenges کے باوجود کمزور طبقات کی فلاح کا خیال ہمیشہ ہمارے ذہنوں میں رہا ہے۔ اُنہیں تیزی سے بدلتے اقتصادی حالات کے ا ثر سے بچانا ہماری Economic Policy کا ایک اہم مقصد ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت کا Benazir Income Support Program اس Flagship Program ہے۔ اس Program کا شمار Best International Practices میں ہوتا ہے۔ اس Program کا مقصد ملک بھر میں 60 لاکھ مستحق گھرانوں کو سالانہ 12ہزار روپے کے حساب سے مالی مدد فراہم کرنا ہے۔ یہ مالی مدد خواتین کو دی جا رہی ہے۔ کیونکہ گھروں کا انتظام وہی چلاتی ہیں۔ (اس پروگرام کو دنیا میں اچھی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور اس سال کے بجٹ میں 50 ارب روپے خرچ کیئے گئے جس سے 35 لاکھ خاندانوں کو فائدہ پہنچا)

اس پروگرام میں کئی اضافی Features شامل ہیں۔ جن کے تحت مستحق گھرانوں کو تربیت، Health Insurance اور اپنا کاروبار شروع کرنے کے لیے قرضہ دیا جا رہا ہے۔

اس کے علاوہ غربت اور آفات سے متاثرہ آبادی کی مدد کے لیے Social Safety Net کو وسعت دینے کے لیے مختلف اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

Pakistan Poverty Alleviation Fund، بیت المال ،
Citizen Damage Compensation Program، اور متاثرہ کاشتکاروں کو کم
Mark up پر قرضوں کی فراہمی جیسے پروگراموں کے ذریعہ غریبوں کی مشکلات دور
کرنے کے لیے اربوں روپے کے اضافی فنڈز دیے گئے۔ یوٹیلٹی اسٹورز کے ذریعے
لاکھوں لوگوں کو بنیادی چیزیں کم قیمت پر دی جا رہی ہیں۔

اس کے علاوہ دیگر امدادی پروگرام بھی ہیں۔ ہم 50 یونٹ ماہانہ سے کم بجلی
استعمال کرنے والے 79 لاکھ **Lifeline** صارفین کو پیداواری لاگت کے چھٹے حصے کے
برابر قیمت پر بجلی دے رہے ہیں۔ اُنہیں 600 روپے ماہانہ کی بجائے 100 روپے سے
بھی کم بل ادا کرنا ہوتا ہے۔ 700 یونٹ ماہانہ سے کم بجلی کے استعمال پر دی جانے والی
Subsidy کا مجموعی حجم 180 ارب روپے سالانہ کے لگ بھگ ہے۔ ہم چینی پر کم از
کم 8 ارب روپے سالانہ **Subsidy** دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ غربت میں کمی
لانے کے بیت الامال جیسے پروگراموں کے تحت پچھلے 4 سال کے دوران مستحق لوگوں
میں ایک ہزار ارب روپے تقسیم کیے گئے۔ ہم پڑھے لکھے بے روزگار نوجوانوں کو روزگار
کے مواقع فراہم کر رہے ہیں۔ **National Internship Program** کے تحت
ایک لاکھ **Graduates** اور **Masters** کو **High Demand Areas** میں

تربیت دی گئی۔ پچھلے 4 سال میں کم از کم 16 لاکھ پاکستانیوں کو بیرون ملک روزگار کے حصول میں معاونت کی گئی۔ ہم نے سرکاری شعبہ میں ملازمتوں کے لاکھوں مواقع پیدا کیئے اور ہزاروں **Contract** ملازمین کو **Permanent** کر کے اُنہیں تحفظ دیا۔

عوامی حکومت کے طور پر خواتین کی **Empowerment** ہمارے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔ ہم نے مختلف طریقوں سے خواتین کو بااختیار بنایا ہے۔ پچھلے 4 سال کے دوران خواتین کے حقوق کے تحفظ اور اُنہیں بااختیار بنانے کے لیے **Parliament** نے 24 قوانین کی منظوری دی۔

قیمتیں

معاشی پالیسی کا ایک اہم مقصد قیمتوں کو مستحکم رکھنا ہے۔ خام تیل اور غذائی اجناس کی عالمی قیمتوں، زرعی پیداوار میں کمی اور نوٹ چھاپ کر حکومتی اخراجات کو پورا کرنے جیسے اقدامات افراطِ زر پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک میں **Inflation** عالمی قیمتوں میں اضافہ یا **Supply Shocks** کی وجہ سے ہے۔

2008ء کے اواخر میں **Inflation** کا 25% کی غیر معمولی شرح تک پہنچ جانا اب ماضی کا حصہ ہے۔ پچھلے 4 سال کے دوران **Inflation** کی شرح میں **Gradually** کمی آئی ہے۔ اس سال اسے کم کر کے 11 فیصد تک لایا گیا ہے اور

آئندہ مالی سال میں ہم Inflation کو Single Digit میں لانے کا ہدف رکھتے ہیں۔ پچھلے 3 سال سے Inflation میں مسلسل کمی آ رہی ہے۔ گزشتہ برس کی کفایت شعاری پالیسی کو جاری رکھتے ہوئے اس سال حکومتی اخراجات کو منجمد رکھا گیا اور پچھلے سال کے مقابلہ میں حکومت کے اخراجات میں 10% کمی آئی۔

ٹیکسوں کی وصولی

ہماری حکومت کے پہلے 4 سال میں Tax Collection دوگنا ہوجائے گی۔ اور یہ جون 2008ء کے ایک ہزار ارب روپے کے مقابلہ میں جون 2012ء میں 2ہزار ارب کے قریب رہنے کا امکان ہے۔ اس میں زیادہ تر Growth پچھلے 2 سال کے دوران ہوئی۔ ان 2سالوں میں Tax Revenues 1327 ارب روپے سے بڑھ کر 1950 ارب روپے تک پہنچ گئے جو 46% اضافہ کو ظاہر کرتا ہے۔ ملکی تاریخ میں Tax Collection کی ایسی شاندار کارکردگی کی اس سے پہلے کوئی مثال نہیں ملتی۔ یہ کامیابی Sales Tax Rate میں کمی ، بڑی تعداد میں Special Excise Duties کے خاتمہ اور Imports پر تقریباً تمام Regulatory Duties ختم کرتے ہوئے حاصل کی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کارکردگی کا یہ ہدف ٹیکس ادا نہ کرنے والوں کو Tax Net میں لاکر ، Enforcement Regime کو مضبوط بناکر ، Tax Adminirtration میں نمایاں بہتری لاکر ، زیر سماعت مقدمات کی مستعدی سے پیروی اور Withholding Agents کی کارکردگی کے Audit جیسے کی مدد سے حاصل کیا گیا۔

زراعت

زرعی شعبہ پاکستان معیشت کی Backbone ہے۔ متواتر 2سال کے دوران سیلاب کے باوجود اس شعبہ کی کارکردگی Outstanding رہی ہے۔ اس سال زرعی شعبہ نے چاول ، کپاس اور گنے جیسی خریف کی تمام بڑی فصلوں کی زیادہ پیداوار دی ہے۔

ہم نے اس سال زرعی شعبہ کو کھاد پر 50 ارب روپے کی Subsidy دی۔ کیونکہ گیس کی قلت کی وجہ سے کھاد کی مقامی پیداوار ناکافی تھی۔ ہم نے Domestic Sources سے چینی خرید کر گنے کے کاشت کاروں کی مدد کی۔ اس سے Sugar Mills کاشت کاروں کو بروقت ادائیگی کے قابل ہوگئیں۔ ہماری پالیسیوں

کے نتیجہ میں پاکستان اب گندم اور چینی Export کر رہا ہے۔

صنعت

گزشتہ برسوں میں سُست کارکردگی کے بعد Industrial Sector میں Positive Growth کا آغاز ہوگیا ہے۔ پچھلے سال کے 3.1% کے مقابلہ میں اس سال صنعتوں کا Growth Rate 3.4% رہے گا۔ تاہم یہ اب بھی Potential سے کم ہے۔ معیشت کی ترقی کی رفتار تیز ہونے کے ساتھ ساتھ صنعتی شعبہ کے Growth Rate میں بھی تیزی آئے گی۔

یہ اضافہ گیس اور بجلی کی قلت کے باوجود ہوا ہے۔ چینی ، سیمنٹ، Automobiles ، Textiles اور Chemicals ایسے نمایاں Sub Sectors ہیں جن میں Growth ہوئی۔ حکومت نے صنعتوں کو Incentives دیئے۔ Regional اور International Market کے راستے کھولے اور سہولتیں دیں۔

بجلی کا شعبہ

بجلی کا شعبہ حکومت کے لئے تشویش کا باعث رہا ہے۔ گیس کی محدود دستیابی کے باعث زیادہ تر بجلی Furnace Oil سے پیدا کی جاتی ہے۔ اس لئے جب عالمی سطح پر

تیل کی قیمتیں بڑھتی ہیں تو Cost of Generation بھی بڑھ جاتی ہے۔ 18 ماہ سے خام تیل کی قیمتیں اوسطاً 110 ڈالر فی بیرل کے لگ بھگ رہیں۔ جو پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ ہم نے زیادہ قیمتوں کا پورا بوجھ لوگوں پر نہیں ڈالا اور اسے بانٹ لیا اس کے لئے ہمیں 250 ارب روپے خرچ کرنا پڑے۔ پچھلے 5 سال کے دوران بجلی کے شعبہ کو دی گئی Subsidies کا کل حجم 1250 ارب روپے رہا۔ یہ ملک کے Fiscal System پر بہت بڑا بوجھ ہے۔ NFC Award کے بعد وفاق زیادہ عرصے تک یہ بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔

Tariff Subsidies بجلی کے شعبے کا واحد مسئلہ نہیں۔ اس شعبے میں System Losses ، واجبات کی وصولی نہ ہونا ، دیر سے ادائیگی پر Interest Charges اور کئی انتظامی مسائل بھی موجود ہیں۔ حکومت نظام کو بہتر بنانے کے لئے اصلاحات کر رہی ہے تاہم یہ تکلیف دہ اصلاحات ہیں اور ان پر راتوں رات عملدرآمد نہیں کیا جائے گا۔

حکومت نے 3500 میگاواٹ بجلی سسٹم میں شامل کی ہے۔ پن بجلی کے کئی منصوبوں پر کام جاری ہے جن میں نیلم جہلم (1000 میگاواٹ) کوہالہ (1000 میگاواٹ) جناح (100 میگاواٹ) منڈا ڈیم ، کرم تنگی، تربیلا

Hydro Electric Power Station کا چوتھا توسیعی منصوبہ (1400 میگاواٹ)

ایسے منصوبے ہیں جن سے National Grid میں 5 ہزار میگاواٹ سستی بجلی شامل ہوگی۔

پاک ایران گیس پائپ لائن اور ترکمانستان ، افغانستان، پاکستان، انڈیا پائپ لائن منصوبوں پر کام جاری ہے۔ دونوں منصوبوں سے پاکستان کو 2 ارب Cubic Feet گیس ملے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم LNG کی درآمد کے منصوبوں کو بھی حتمی شکل دے رہے ہیں۔ جس سے مزید 50 کروڑ Cubic Feet گیس حاصل ہوگی۔

Solar ، Nuclear ، Wind اور Thar Coal منصوبوں پر بھی کام جاری ہے۔

پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں کا مجموعی اثر

ہم نے یہ کوشش بھی کی ہے کہ عالمی سطح پر قیمتوں میں ہونے والے سارے کے سارے اضافے کو منتقل نہ کرکے عوام کو ریلیف دیا جائے قیمتوں کو International Level پر ہونے والے اضافے سے کم رکھنے کی کوشش میں حکومت کو اپنے Revenues میں 70 ارب روپے کی قربانی دینا پڑی۔

ترقیاتی اخراجات

Economic Growth میں تیزی کو برقرار رکھنے کے لئے ہم Overall Public Sector Investement میں نمایاں اضافہ کررہے ہیں۔ اس سال قومی اقتصادی کونسل نے 873ارب روپے کے Annual Development Plan کی منظوری دی ہے۔ یہ پچھلے سال کے 730 ارب روپے کے مقابلہ میں 25% زیادہ ہے۔ ADP میں وفاق کا حصہ 360 ارب روپے ہے جو گزشتہ سال کے 300 ارب روپے کے مقابلہ میں 20% یا 60 ارب روپے زیادہ ہے۔

اس سال Federal PSDP کے تمام 300 ارب روپے جاری اور استعمال کئے گئے۔ وفاقی سطح پر ہم نے اس سال 200 سے زیادہ منصوبے مکمل کئے ہیں جن میں چشمہ نیوکلیئر، خان خوڑ ہائیڈرو، رینی کینال فیز ون اور سڑکوں کے اہم منصوبے شامل ہیں۔حکومت کی Development Stretegy یہ ہے کہ دستیاب وسائل کو زیادہ منصوبوں میں تقسیم کرنے کے بجائے منصوبوں کی تکمیل پر Concentrate کیا جائے تاکہ عوام کو اس کا فائدہ جلد حاصل ہو سکے آئندہ سال کے PSDP میں حکومت کی بنیادی ترجیحات یہ ہوں گی۔

1 جاری منصوبوں کی تکمیل

2 پسماندہ علاقوں پر توجہ کے ساتھ Regional Balance

3 بچوں اور خواتین کی بہبود کے منصوبے

4 Intfrastructural Development خاص طور پر توانائی اور پانی کے منصوبے

5 Higher Education کے منصوبے

اب میں آئندہ مالی سال کے لئے PSDP Allocations آپ سے Share کروں گا جن کی منظوری قومی اقتصادی کونسل دے چکی ہے۔

1۔ 360 ارب روپے کے Total Federal PSDP میں سے حکومت نے 346 ارب روپے یعنی 96% جاری منصوبوں کے لئے مختص کئے ہیں۔

2۔ بجلی کے شعبہ کو بجٹ میں 69 ارب روپے جبکہ WAPDA اور Electric Companies جیسے وفاقی اداروں کی طرف سے مزید 115 ارب روپے دیئے جائیں گے۔

3۔ پانی کے شعبہ کے لئے 48 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

4۔ Social Sector پر 44 ارب روپے خرچ کئے جائیں گے۔

5۔ FATA ، گلگت بلتستان اور آزاد جموں کشمیر سمیت خصوصی علاقوں کو 37 ارب روپے دیئے جائیں گے۔

6۔ Higher Education کے لئے 16 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

7۔ Transport اور مواصلات کے لئے 84 ارب روپے رکھے گئے ہیں جن میں NHA کے لئے 51 ارب اور ریلوے کے لئے 23 ارب روپے شامل ہیں۔

علاقائی ترقی پر Focus

ہماری Development Stratagy کا ایک اہم مقصد Regional Growth میں توازن کو یقینی بنانا ہے۔ وفاقی حکومت بلوچستان کی خصوصی ضروریات اور گلگت بلتستان ، FATA اور آزاد جموں و کشمیر کی تمام ضروریات کو اپنے پروگراموں سے پورا کرنے کی ذمہ دار ہے۔

بلوچستان

Parliament اور بلوچستان کے عوام کے لئے یہ جاننا اہم ہوگا کہ ہم نے ماضی میں بلوچستان کے حوالہ سے ذمہ داریوں میں کوتاہیوں کا ازالہ کرنے کے لیے کیا

خصوصی کوششیں کی ہیں۔

1۔ Divisible Pool میں بلوچستان کا حصہ بڑھا کر 9.09% کر دیا گیا ہے۔

2۔ NFC Award کے بعد پہلے سال بلوچستان کے وسائل Double ہو گئے۔

3۔ حکومت نے 1954 سے 1991 کے دوران گیس کی فروخت پر Royalty کی مد میں 120 ارب روپے پر بلوچستان کا حق تسلیم کیا۔

4۔ وفاقی حکومت پڑھے لکھے بلوچ نوجوانوں کے لئے 11500 Jobs کو Finance کر رہی ہے۔

علاوہ ازیں یہ اقدامات Balochistan Package کا حصہ ہیں۔

1۔ 15 ہزار نوجوانوں کے لئے Internships

2۔ زرعی Tube Wells پر 4 ارب روپے کی سبسڈی

3۔ وفاقی حکومت میں 2400 خالی اسامیوں پر بھرتیاں

4۔ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے تمام Contractual Employees کو Regular کرنا

5۔ Federal PSDP میں بلوچستان کا نمایاں حصہ

گلگت بلتستان

1۔ 2009ء میں گلگت بلتستان میں Governance کا شراکتی نظام متعارف کرا کے ایک دیرینہ مطالبہ پورا کیا گیا۔ گورنر ، وزیراعلیٰ اور وزراء کے عہدے تخلیق کیئے گیئے۔ وزیراعظم کی سربراہی میں جمہوری انداز میں منتخب گلگت بلتستان کونسل متعارف کرائی گئی۔

2۔ گلگت بلتستان کو Mainstream میں لانے کے لئے Financial Allocation میں اضافہ کیا گیا۔ جمہوری حکومت نے گلگت بلتستان کے لئے Block Development Allocation بڑھا کر 16 ارب روپے کر دی۔

3۔ گلگت بلتستان کی ترقی کے دیگر اقدامات یہ ہیں۔

☆ 5ہزار پولیس اہلکاروں کی تقرری

☆ گلگت بلتستان پولیس فورس کی تنخواہوں میں 100% اضافہ

☆ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت 50 ہزار گھرانوں کو ماہانہ مالی

معاونت

- ☆ دیامر بھاشا ڈیم کی Royalty مقامی لوگوں کو دینا
- ☆ PSDP میں 10 ارب روپے کے Mega projects
- ☆ چین کے ساتھ تجارتی رابطے بڑھانے کے لئے Sost Dry Port کی بہتری
- ☆ گلگت اور سکردو Airports کی توسیع
- ☆ ڈیڑھ لاکھ میٹرک ٹن گندم پر Subsidy
- ☆ Institutional Capacity Building کے لئے ساڑھے پانچ ارب روپے کی Allocation

FATA

عوامی حکومت کو اس بات کا مکمل احساس ہے کہ وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات پاکستان کے پسماندہ ترین علاقوں میں شامل ہیں اور انہیں ملک کے دیگر حصوں کے برابر لانے کے لئے پائیدار Affirmative Action کی ضرورت ہے۔ حکومت ان انتہائی مشکل حالات سے بھی آگاہ ہے جن میں ان علاقوں کے لوگ زندگی بسر کر

رہے ہیں۔ **FATA** کے عوام کی تیز تر ترقی کے لئے حکومت نے پچھلے **4** سال میں **110** ارب روپے فراہم کئے۔ ان **Allocations** میں بجلی اور گندم پر **Subsidies** بھی شامل ہیں۔ آئندہ مالی سال کے **PSDP** میں **FATA** کے لئے **17** ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ بجلی پر **Subsidy** کے لئے **10** ارب روپے **Current Spending** کے لئے **11** ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

آزاد جموں وکشمیر

عوامی حکومت نے اس جذبے کے تحت آزاد جموں وکشمیر کے عوام کی **Welfare** پر خصوصی توجہ دی ہے۔ پچھلے **4** سال میں حکومت نے **Budgetary** اور **Development Support** کے طور پر آزاد جموں وکشمیر کو **72** ارب روپے دیئے۔ آئندہ مالی سال میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے **12** ارب روپے اور **Current Expenditure** کے لئے ساڑھے سولہ ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ **8.5** ارب روپے کا قرضہ اس کے علاوہ ہوگا۔ میں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ حکومت آزاد جموں وکشمیر میں نیلم جہلم ہائیڈرو پاور پراجیکٹ جیسے میگا پراجیکٹ پر کام کررہی ہے۔ یہ منصوبہ علاقے کی ترقی میں مرکزی کردار ادا کرے گا۔

ہم دوسرے صوبوں کے مسائل سے آ گاہ ہیں۔ وفاقی حکومت صوبوں سے مل کر ان مسائل کو حل کرے گی۔ بالخصوص **Net Hydel Profit** اور **Thar Coal** کے معاملات۔

Overseas پاکستانیوں کی ترسیلاتِ زر

پاکستان کو انتہائی غیرمعمولی **Support** تارکین وطن کی جانب سے ملی ہے۔ پچھلے 2 سال میں انہوں نے جو رقوم پاکستان بھجوائیں ماضی میں ان کی مثال نہیں ملتی۔ 2009-10 کے 9 ارب ڈالر سے لے کر اس سال کے 13 ارب ڈالر تک 2 برسوں میں اُن کی ترسیلاتِ زر میں 45% اضافہ ہوا۔ میں **Toranto** سے لے کر **Abu Dhabi** تک اور **Jaddah** سے لے کر **New York** تک تمام **Overseas Pakistanis** کو سلام پیش کرتا ہوں۔

میں ترسیلاتِ زر میں غیرمعمولی اضافہ کے حوالے سے بعض لوگوں کی جانب سے پیدا کی جانے والی غلط فہمی کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ 75% سے زیادہ ترسیلاتِ زر کا حجم 500 ڈالر ماہانہ سے کم ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ تارکین وطن نے یہ رقوم اپنے خاندانوں کی مالی مدد کے لئے بھجوائیں۔ ہم نے 30 سال پہلے بنائی گئی

Foreign Regulatory Regime Remittance میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ ہم نے Pakistan Remittance Initiative ضرور اٹھائے ہیں اور رقوم کی ترسیل کے عمل کا حصہ بننے کے لئے 300 سے زیادہ غیر ملکی مالیاتی اداروں سے رابطے کئے ہیں اور پاکستانی اداروں کے ساتھ مل کر متوازی انتظامات بھی کئے ہیں۔ ہم نے Money Transfer Business سے وابستہ عالمی اداروں کے پاکستان میں آ کر کام کرنے کی حوصلہ افزائی بھی کی ہے۔ ترسیلاتِ زر میں غیر معمولی اضافہ ہمارے ان اقدامات کا نتیجہ ہے اور اس سے Balance of Payment کو مستحکم رکھنے میں مدد ملی ہے۔

درآمدات، برآمدات اور ادائیگیوں کا توازن

پچھلے 2 سال کے دوران Exports میں پاکستان کی کارکردگی شاندار رہی ہے۔ پچھلے سال برآمدات 28% اضافے کے ساتھ 25 ارب ڈالر سے بڑھ گئیں اور Global Down Turn کے باوجود اس سال ہم برآمدات کا یہ High Level برقرار رکھنے میں کامیاب رہیں گے۔ اس سال ہماری Imports میں 15 فیصد اضافہ متوقع ہے۔ جس کی بڑی وجہ تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہے۔ ہمیں 12 لاکھ ٹن یوریا بھی

درآمد کرنا پڑا جس کی قیمت 500 ڈالر فی ٹن سے زیادہ تھی اور اس پر 70 کروڑ ڈالر کے قریب زرمبادلہ خرچ ہوا۔ زرعی شعبہ کو بچانے کے لئے یہ ناگزیر تھا۔ کیونکہ ایسا نہ کرنے کی صورت میں اندرونِ ملک یوریا کی کم پیداوار کے باعث یہ شعبہ بُری طرح متاثر ہوسکتا تھا۔

ہمیں **Coalition Support Fund** کے ایک ارب 20 کروڑ ڈالر بھی ابھی تک نہیں ملے جس کا اثر **External Receipts** اور بجٹ دونوں پر پڑا۔

مالیاتی صورت حال

ہم **Fiscal Restraints** کی اہمیت اور مالیاتی توازن کی ضرورت سے آگاہ ہیں۔ اس مقصد کے لئے ہم نے اخراجات میں کفایت شعاری اختیار کی اور **Revenue** کو بڑھانے کے لئے غیرمعمولی اقدامات کئے۔ تیل اور بجلی کی قیمتوں میں اضافے کا سارا بوجھ عوام پر نہ ڈالنے کی **Policy** اور **Vulnerable Groups** کے لئے **Safety Nets** نے حکومت کے اخراجات میں اضافہ کیا۔ **NFC Award** کے بعد مالیاتی وسائل میں کمی سے بھی حالات کو جلد سنبھالا دینے کی حکومتی صلاحیت متاثر

ہوئی۔

ہم نے بجٹ میں مالیاتی خسارے کا ہدف 4% رکھا تھا، لیکن بیان کردہ وجوہات کے باعث خسارے کا Estimate 5.5% ہے۔

2012-13 کے لئے Budget Estimates

اب میں ایوان کے سامنے بجٹ 2012-13 کے Salient Features پیش کرتا ہوں۔

1۔ مالی سال 2012-13 کے لئے وفاقی بجٹ کا کل حجم 2960 ارب روپے تجویز کیا گیا ہے جو اس مالی سال کے نظرثانی شدہ حجم 2940 ارب روپے سے 0.6% زائد ہے۔

2۔ مالی سال 2012-13 کے لئے وفاقی Revenues کے کل حجم کا تخمینہ 3234 ارب روپے لگایا گیا ہے جو مالی سال 2011-12 کے 2732 ارب روپے سے 18.3% زیادہ ہے۔

3۔ FBR کی جانب سے 2381 ارب روپے کے ٹیکس وصولی کی توقع ہے۔ اس طرح Tax to GDP Ratio 10.1% ہوگا۔

4۔ وفاق کی Revenue Collection میں سے ساتویں NFC Award کے تحت 1459 ارب روپے صوبوں کو Transfer کئے جائیں گے جو رواں مالی سال کے 1203 ارب روپے کے مقابلے میں 21.3% کا اضافہ ظاہر کرتا ہے۔

5۔ مالی سال 2012-13 میں مجموعی وفاقی محاصل کا تخمینہ 1775 ارب روپے لگایا گیا ہے جو مالی سال 2011-12 کے 1529 ارب روپے کے تخمینہ جات کے مقابلے میں 16.1% زیادہ ہوں گے۔

6۔ اس کے نتیجہ میں وفاقی بجٹ کا خسارہ 1185 ارب روپے رہنے کا امکان ہے۔

7۔ مالی سال 2012-13 کے دوران Provincial Surplus کا تخمینہ 80 ارب روپے لگایا گیا ہے۔

8۔ مجموعی مالیاتی خسارے کا تخمینہ 1105 ارب روپے یا GDP کا 4.7% ہے۔ مالی سال 2011-12 میں مجموعی مالیاتی خسارہ GDP کا 5.5% رہنے کا تخمینہ ہے جس میں 391 ارب روپے کی Debt Consolidation شامل نہیں جو GDP کے 1.9% کے برابر

ہے۔

9۔ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کیلئے Allocation رواں سال کے 50 ارب روپے سے بڑھا کر 70 ارب روپے کی جائے گی۔

10۔ Export Development Fund کے لئے 10 ارب روپے رکھے جائیں گے۔

Vulnarable Groups/Safetynets کے لئے فوائد

حکومت نے مالی سال 2012-13 کے دوران ریاست کی خصوصی توجہ کے مستحق طبقات کو فائدہ پہنچانے کے لئے کئی دوررس اقدامات کی منصوبہ بندی کی ہے۔ میں ان میں سے بعض اقدامات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

حکومت کم آمدنی والے لوگوں کو کھانے پینے کی اشیاء پر یوٹیلٹی سٹورز کے ذریعے Targeted Subsidy دے گی۔ اس Scheme کے تحت BISP کے Card Holders کو یوٹیلٹی سٹورز پر چینی ، گھی، چاول، دال چنا، دال مونگ اور آٹے سمیت ضروری غذائی اشیاء پر اضافی 10% Discount دیا جائے گا۔ اسی طرح غریب آدمی یہ اشیاء Market Rate سے 17% کم قیمت پر خرید سکے گا۔ حکومت نے دو ہزار

نئے یوٹیلٹی سٹورز کھولنے کا منصوبہ بھی بنایا ہے۔ اس سکیم سے 35 لاکھ خاندانوں کو فوری Relief ملنے کی توقع ہے۔

روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے ایک لاکھ پڑھے لکھے بے روزگار نوجوانوں کو Internships اور Technical Trainings کے ذریعے اپنی مہارتوں کو بہتر بنانے اور کام کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ National Internship Program کے تحت سرکاری اور نجی شعبہ کے اداروں میں Masters Degree Holders اور Bachelor Degree Holders کو 40-40 ہزار Internships دی جائیں گی۔ اس کے علاوہ مزید 20 ہزار Graduates کو وہ ہنر سکھائے جائیں گے جن کی اندرون و بیرون ملک Demand ہے۔ مالی سال 2012-12 کے دوران ان اقدامات پر حکومت 9.5 ارب روپے خرچ کرے گی۔

صوبہ بلوچستان، فاٹا اور گلگت بلتستان میں پاکستان کے انتہائی پسماندہ علاقے شامل ہیں۔ وفاقی حکومت پہلے ہی ان علاقوں میں متعدد ترقیاتی منصوبوں پر عمل درآمد کر رہی ہے۔ تاہم ان علاقوں کی Socio-Economic Uplift کے لیے مزید مثبت اقدامات کی ضرورت ہے تاکہ ان علاقوں کو ملک کے دیگر حصوں کے برابر لایا جا سکے۔ وفاقی حکومت نے بلوچستان، فاٹا اور گلگت بلتستان میں اعلیٰ تعلیم کو فروغ دینے کا فیصلہ کیا

ہے۔ جس کے لیے پاکستان کی معروف Universities میں Masters اور Ph.D کی سطح پر زیرِتعلیم ان علاقوں کے تمام طلباء کی Tution Fees حکومت ادا کرے گی۔ اس اقدام پر اخراجات کا تخمینہ 50 کروڑ روپے سالانہ لگایا گیا ہے۔

سرکاری ملازمین کو ریلیف

عوامی حکومت نے ہمیشہ اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی ہے کہ سرکاری ملازمین کو نجی شعبہ کے مقابلے میں کم تنخواہوں کے باعث شدید مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے حکومت نے پچھلے چار سال کے دوران ان کی تنخواہوں میں 100 فیصد سے زیادہ اضافہ کیا ہے۔ ایسا ہی Relief پنشنرز کو بھی دیا گیا، اور اب میں نہایت مسرت کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ مالی سال کے دوران تنخواہوں اور پنشن میں 20% Adhoc Relief Allowance دیا جائے گا۔ یہ موجودہ حکومت کی طرف سے ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں مسلسل پانچویں بار اضافہ ہے۔

حصہ دوم

میڈم سپیکر!

اب میں ٹیکس اقدامات کی طرف آتا ہوں۔

بطور قوم ہم اپنے Tax بڑھانے میں کامیاب نہیں رہے۔کوئی بھی حکومت اس Area میں کوئی خاص کامیابی حاصل نہ کرسکی۔

☆ ملک کا Tax to GDP Ratio 10 فیصد سے کم ہے۔

☆ صرف 30 لاکھ افراد Income Tax ادا کرتے ہیں۔

☆ Registerd کمپنیوں اور Withholding Agents کا صرف 50 فیصد Tax Returns جمع کرواتے ہیں۔

☆ سیلز ٹیکس میں صرف ایک لاکھ افراد رجسٹرڈ ہیں۔

☆ under invoicing ہمارے بزنس کا معمول بن چکا ہے۔

☆ اصلاحات کے باوجود Tax Payers اور Tax Collectors کے درمیان Collusion موجود ہے۔

ہمیں Revenues کو بڑھانے کے لیے اور محنت کرنی ہوگی۔ تاکہ

☆ عوام کو پانی، تعلیم، صحت جیسی ضروریات دی جاسکیں۔

☆ بجلی، سڑکوں اور ڈیمز کو بنایا جا سکے۔

☆ ملک کے دفاع اور سلامتی کو مضبوط کیا جا سکے اور انصاف کی فراہمی کو بہتر بنایا جا سکے۔

☆ قرضوں کی ضرورت کو کم کیا جاسکے۔

☆ دوسروں پر انحصار کم کیا جا سکے۔

ہم نے اس سلسلے میں مشکل فیصلے کیے ہیں تا کہ **Tax** کی بنیاد کو بڑھایا جاسکے، **Exempt Sectors** کو **Tax Net** میں لایا جا سکے اور نئے **Tax Payers** کو شامل کیا جا سکے۔ یہ ضروری ہے کہ امیر لوگ اس قومی فرض میں اپنا **Role** ادا کریں۔

ہمیں اس مقصد میں کامیابی حاصل ہوئی ہے اور **Revenues** میں اس سال **25%** اضافہ ہوا۔ اس سے پہلے کبھی ایسا نہ ہوا۔ یہ کامیابی حکومت کی کوشش اور **Business Community** کی **Cooperation** کی وجہ سے ہوئی۔ انشاء اللہ اس کامیابی کے بعد اس سال **Tax to GDP Ratio** **10.3%** ہو گا۔ مزید بہتری کے لیے ہمیں اور محنت کرنی ہو گی۔

ساتویں **NFC** ایوارڈ کے بعد وفاقی حکومت کے **Share** میں کافی کمی آئی ہے۔

تمام صوبوں ، گلگت بلتستان ، آزاد جموں و کشمیر اور قبائلی علاقوں کو ادائیگی کے بعد وفاقی حکومت کو اپنی تمام ذمہ داریوں کے لیے تقریباً 30% بچتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ صوبائی حکومتیں بھی مزید آگے آئیں اور Revenue بڑھانے میں کوششوں کو تیز کریں۔ یہی ساتویں NFC ایوارڈ کی Spirit ہے۔

ہم نے Revenues بڑھانے کے ساتھ ساتھ اس بات کو سامنے رکھا ہے کہ Honest Tax Payers پر مزید بوجھ نہ ڈالا جائے۔ بلکہ ایمانداری سے ٹیکس ادا کرنے والوں کے لیے آسانی پیدا کی جائے۔ ہماری Policy یہ ہے کہ ٹیکسوں کی تعداد اور اُن کے Rates میں کمی لائی جائے تاکہ عوام اور Business کو Relief دی جائے۔ ہمارا Target وہ طاقتور، اثر و رسوخ رکھنے والے اور منظّم عناصر ہیں جو کوئی ٹیکس ادا نہیں کرتے۔

میں ایماندار Tax Payers، Salaried افراد، تاجر اور Corporations کو یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ اس بجٹ میں اُن پر کوئی اضافی بوجھ نہیں ڈالا جا رہا بلکہ اُن کو Tax Relief دیا جا رہا ہے۔ ایمانداری سے ٹیکس دے کر آپ نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ اب ہم آپ کو ریلیف دے کر اپنا فرض ادا کریں گے۔

ہم نے Salaried افراد اور سرکاری ملازمین کا مسلسل خیال رکھا ہے۔ ہم نے

ہر سال سرکاری ملازمین کی تنخواہوں Allowances، پنشن اور دیگر مراعات میں اضافہ کیا ہے۔ ہم نے تنخواہ دار طبقے اور کم آمدنی والے ٹیکس گذاروں پر ٹیکس کم کیے ہیں۔

میڈم سپیکر!

اب میں Income Tax Measures کی طرف آتا ہوں۔

2010-11 میں ہم نے Income Tax Exemption Limit کو ایک لاکھ روپے سے بڑھا کر 3 لاکھ روپے کی۔ جس کا فائدہ کم آمدنی والے 12 لاکھ Tax Payers کو ہوا۔پچھلے سال ہم نے یہ Limit بڑھا کر ساڑھے تین لاکھ کر دی۔ اس Relief کو جاری رکھتے ہوئے اس سال یہ Limit بڑھا کر 4 لاکھ روپے کی جا رہی ہے۔یہ Relief کاروباری افراد اور Association of Persons کو بھی دیا جا رہا ہے۔ اس اقدام سے کم آمدنی والے Tax Payers کی بڑی تعداد کو فائدہ ہوگا۔

Tax Payers کی آسانی کے لیے ہم نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ Tax Slabs کم کر کے صرف 5 کر دیے جائیں۔

Tax Payers کے فائدے کے لیے ایک بڑا قدم جو ہم نے لیا ہے وہ یہ ہے

کہ اُن کو آمدنی کے صرف اُس حصے پر زیادہ Rate سے ٹیکس ادا کرنا ہو گا جو ایک Slab سے زائد ہو گا۔

اس Relief کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہو گا کہ 35 ہزار روپے ماہانہ آمدنی والے جو Tax Payers پہلے 10500 روپے ٹیکس ادا کرتے تھے اب صرف ایک ہزار روپے ٹیکس دیں گے۔ ان فیصلوں سے کم آمدنی والے Tax Payers کو 8 ارب روپے کا ریلیف ملے گا۔ اور کسی موجودہ Tax Payer کے Tax Rate میں اضافہ نہیں ہو گا۔

اس وقت Employer سے رعایتی Rates پر قرضہ حاصل کرنے والے ملازمین قرضے پر 13% ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ اُن ملازمین کے لیے 5 لاکھ روپے تک قرضوں کو انکم ٹیکس سے Exempt کرنے کی تجویز ہے۔ اس سے زیادہ مالیت کے قرضوں پر ٹیکسوں کی زیادہ سے زیادہ شرح 10 فیصد ہو گی۔

پنشنرز کو ریلیف دینے کے لیے Voluntary Pension Schemes کے منظور شدہ Income Payment Plans اور Annuity Plans سے آمدنی کو ٹیکس چھوٹ دی جائے گی۔ اسی طرح Retirement Schemes کے درمیان Funds Transfer ٹیکس فری ہوگا۔

میڈم سپیکر!

قانون کا احترام کرنے والے افراد اور کاروباری اداروں کے تعاون کی بدولت ٹیکس وصولی بہتر ہوئی ہے۔ حکومت اُن کو Recognize کرنا چاہتی ہے اور اُن کے لیے Tax Payer's Honour Card، Introduce کیا جا رہا ہے۔ ان Card Holders کو NADRA، پاسپورٹ آفسز، ایئر پورٹس، کسٹمز امیگریشن، ایف بی آر اور دیگر سرکاری دفاتر سمیت مختلف سرکاری و نجی فورمز پر Concessions اور سہولیات حاصل ہوں گی۔ ایف بی آر ایسے ٹیکس گزاروں کی عزت افزائی کے لیے اُن کے نام اپنی سرکاری ویب سائٹ پر جاری کرے گا۔

میڈم سپیکر!

ہم Business کو بڑھانے کے لیے Investors کو انکم ٹیکس Incentives دینا چاہتے ہیں جو ہم نے چیمبرز آف کامرس اور تاجر برادری کے مطالبات کو تسلیم کرتے ہوئے کیے ہیں۔

انکم ٹیکس کے موجودہ نظام میں Business کے Turnover پر کم از کم 1%

ٹیکس ادا کرنا ہوتا ہے۔ ہم اس ٹیکس کی شرح کو 1% سے گھٹا کر 0.5% کر رہے ہیں۔ ہمیں ٹیکس وصولی کے اس طریقہ کار کو Near Future میں مکمل طور پر ترک کرنے پر غور کرنا چاہیے۔

حکومت Presumptive Tax Regime کو تین سال میں بتدریج ختم کرنا چاہتی ہے۔ ہم Commercial Importers کے لیے ٹیکس کی شرح 5 فیصد سے کم کر کے 3 فیصد، Exporters کے لیے ایک فیصد سے کم کر کے 0.5 فیصد اور Suppliers کے لیے 3.5 فیصد سے کم کر کے 2.5 فیصد کر رہے ہیں۔ تاکہ اُن کو Presumptive Tax Regime سے باہر نکلنے کی ترغیب دے سکیں۔

Intragroup قرضوں پر ادا کیے جانے والے منافع پر Withholding ٹیکس کو ختم کیا جا رہا ہے۔

اس وقت بنکوں سے ایک دن میں 25 ہزار روپے سے زیادہ رقم نکلوانے پر Withholding ٹیکس عائد ہے۔ اس حد کو بڑھا کر 50 ہزار روپے کیا جار ہا ہے۔

Depreciation Rate کو Rationalize کرنے کے لیے گاڑیوں کی مالیت 15 لاکھ سے بڑھا کر 25 لاکھ روپے کی جا رہی ہے۔ جبکہ نئی عمارتوں کے لیے Initial Rate کم کر کے 25 فیصد کیا جا رہا ہے۔

Capital Markets کسی بھی ملک کی Economic Growth میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اِن کی ترقی اور سرمایہ کاروں کے اعتماد کو بڑھانے کے لیے Finance (Amendment) Ordinance 2012 کو Finance Bill کا حصہ بنایا جا رہا ہے۔

Capital Markets کی حوصلہ افزائی کے لیے Venture Capital Company اور فنڈ کے Profit اور Income پر Exemption کو 2024 تک Extend کیا جا رہا ہے۔

Securities اور Insurance میں سرمایہ کاری کو بڑھانے کے لیے Income Tax Exemption Limit 15% سے بڑھا کر 20% اور 5 لاکھ سے بڑھا کر 10 لاکھ کی جا رہی ہے۔ Shares کا Required Retention Period تین سال سے کم کر کے 2 سال کیا جا رہا ہے۔

بنکوں کی Money Market اور Income Funds سے حاصل ہونے والے منافع پر 2 سال کی مدت میں Progresively ٹیکس بڑھایا جا رہا ہے۔ سال 2013 میں منافع پر ٹیکس کی شرح 25% جبکہ 2014 اور اس کے بعد کے لیے 35%

ہو گی۔ تا کہ Tax Arbitrage کو ختم کیا جا سکے۔

بعض Undocumented شعبوں کو Tax Net میں لانے کے لیے Manufactures کو Withholding Agents بنایا جا رہا ہے۔ وہ Distributors اور ڈیلرز کو فروخت کی جانے والی اشیاء پر 1% ٹیکس وصول کریں گے جو Adjustable ہو گا۔

سیلز ٹیکس

میڈم سپیکر!

اب میں سیلز ٹیکس کی طرف آتا ہوں۔

موجودہ حکومت نے گزشتہ سال Zero Rating کے خاتمہ، ٹیکس کی متعدد شرحوں میں کمی اور خوراک، صحت اور تعلیم کے سوا باقی تمام سیکٹرز کو ٹیکس کے دائرہ میں لا کر جنرل سیلز ٹیکس کے نظام میں اصلاحات کیں۔ بہترین نتائج کے حصول کے لیے اصلاحات کا یہ عمل ہر صورت جاری رہنا چاہیے۔

ٹیکس کے Multiple Rates سے بچنے اور لوگوں پر بوجھ کم کرنے کے لیے GST کی 16 فیصد سے زائد تمام Rates کو کم کر کے 16% کی سطح پر لایا جا رہا

ہے۔

فراڈ سےRefund حاصل کرنے کو روکنے اور پلاسٹک،Drip،Sprinkler،

اور Net Cloth اور mono filament yarn،Spray equipment

کرنے Streamline کو Supply chains سکریپ کی مقامی Remeltable

کے لیے ان اشیاء پر Zero Ratiing کے خاتمہ کی تجویز ہے۔ تاہم ان اشیاء پر سیلز

ٹیکس کی چھوٹ ہو گی۔

مقامی طو رپر جمع کی جانے والی ردی ، کاغذ کی صنعت کے لیے اہم

Raw Material ہے۔ ردی جمع اور Supply کرنے والا شعبہ غیر منظّم ہے۔ جس

کے نتیجہ میں اس شعبہ میں جعلی Invoices کے ذریعہ(قوانین) کا بڑے پیمانے پر غلط

استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس کے سدباب کے لیے ردی کی مقامی سطح پر Supply کو سیلز

ٹیکس سے Exempt کرنے کی تجویز ہے۔

گھی اور تیل تیار کرنے والے کچھ کارخانے سیلز ٹیکس سے بچنے کے لیے

Undocumented Purchases کے ذریعے اپنی پیداوار کم ظاہر کرتے ہیں۔

بنولے کا تیل جو اس وقت Sales Tax سے Exempt ہے اُس کو

Zero-rating میں لانے کی تجویز ہے تاکہ اس صنعت کو مکمل طور پر Document کیا جاسکے اور Tax Compliant Sector کو Level Playing Field مہیا کیا جا سکے۔

Steel Industry پر موجودہ Rate 2008ء میں Fix کیا گیا تھا جو استعمال کی جانے والی بجلی کی Base پر 6 روپے فی یونٹ ہے۔ اس Rate کو بڑھا کر 8 روپے فی یونٹ کیا جا رہا ہے۔

سمگلنگ سے جہاں مقامی صنعت کو نقصان پہنچتا ہے وہاں Legal Imports کی بھی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ Duties اور Taxes کے High Rates کی وجہ سے Under Invoicing ہو رہی ہے۔ چائے کی سمگلنگ کو روکنے کے لیے اِس پر سیلز ٹیکس کا Rate 16% سے کم کر کے 5% فیصد کرنے کی تجویز ہے۔

Federal Excise فیڈرل ایکسائز

میڈم سپیکر!

اب میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی طرف آتا ہوں۔

قیمتوں میں کمی لانے اور Business کو Incentives دینے کے لیے حکومت آئندہ 2 سال میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ اس کو یقینی بنانے کے لیے گزشتہ سال 15Items پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی ختم کی گئی تھی اور کئی Items پر اس کے Rates میں کمی لائی گئی تھی۔ اسی Reform کو جاری رکھتے ہوئے Base Lube Oil، Lubricating Oil، Filter Rods اور Skin Care Products سمیت مزید 10 Items پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی ختم کرنے کی تجویز ہے۔

پاکستان میں Dairy کی صنعت کی ترقی کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ اس صنعت کی ترقی کے لیے Livestock Insurance پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی ختم کی جا رہی ہے۔

Capital Markets کی ترقی کے لیے Asset Management Companies کی جانب سے فراہم کی جانے والی Services پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی ختم کی جا رہی ہے۔

Constructions Activities کو تیز کرنے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے گزشتہ سال سیمنٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی 750 روپے سے کم کر کے 500 روپے فی میٹرک ٹن کی گئی تھی۔ اس میں مزید کمی کرتے ہوئے اس کو 400 روپے فی میٹرک ٹن کیا جا رہا ہے۔

پاکستان سے بیرون ملک اور بیرون ملک سے پاکستان سفر پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی عائد ہے۔ تاہم بیرون ملک سے پاکستان سفر پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی عملی طور پر مشکل ہے اور بین الاقوامی طریق کار کے خلاف ہے ۔ اس لیے صرف پاکستان سے بیرون ملک جانے والے مسافروں سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی وصول کرنے کی تجویز ہے۔

کسٹمز ڈیوٹی

ریلیف کے اقدامات

میڈم سپیکر!

اب میں کسٹمز ڈیوٹی کی طرف آتا ہوں۔

حکومتTarrifs میں کمی، لوگوں کی آسانی اور اقتصادیActivity کے لیے ماحول پیدا کرنا چاہتی ہے۔ قیمتوں میں کمی لانے اور عام آدمی کو ریلیف فراہم کرنے کے

لیے ٹیرف کی Maximum Rate کو 35% سے کم کر کے 30% پر لایا جا رہا ہے۔

تعلیم حکومت کی اولین ترجیح ہے۔Text Books، کاپیوں، پنسلوں، قلموں اور سیاہی کی قیمتوں میں کمی لانے کے لیےStationery کی تیاری میں بطور خام مال استعمال ہونے والے 18Raw Materials اور 9 Components کو کسٹمز ڈیوٹی سےExempt کیا جا رہا ہے۔

پاکستانCustoms Tarrif کو ہمارےExport Partner Countriesکے Tarrif Structure سے ہم آہنگ بنانے کے لیے نئ Tarrif Headings بنائی جا رہی ہیں۔ اس قدم سےExporters بالخصوص ٹیکسٹائل کےSector کو فائدہ ہو گا۔

میڈم سپیکر!

Construction Industry کی ترقی اس سے وابستہ مزید 38 Sectors کی سرگرمیوں میں اضافہ کرتی ہے۔ سیمنٹ کے اور دیگر کارخانوں میں Shredded Tyres اور Ruber Scrap کو Alternate Fuel کے طور پر

استعمال کے فروغ کے لیے ان پر ڈیوٹی 20% سے کم کر کے 10% کی جا رہی ہے۔

دواؤں کی مناسب نرخوں پر دستیابی کے لیے Pharmaceutical Industry کے 88 Raw Materials پر کسٹمز ڈیوٹی 10% سے کم کر کے 5% کی جا رہی ہے۔

Fuel Efficient Hybrid Electric گاڑیوں کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے ان گاڑیوں اور اُن کی Batteries پر Import Duty اور ٹیکسوں میں 25% کمی کی جا رہی ہے۔

Self Copy اور Self Adhesive پیپرز کی قانونی درآمد کی حوصلہ افزائی کے لیے ان پر عائد کسٹم ڈیوٹی کی بلند شرح کو کم کر کے 10 فیصد پر لایا جا رہا ہے۔

حکومت پاکستان کے عوام کو توانائی کی قلت کی وجہ سے درپیش مشکلات سے پوری طرح آگاہ ہے۔ لوگوں کی تکالیف کم کرنے کے لیے Generators اور UPS جیسے توانائی کے متبادل ذرائع کی Import اور Instalation پر مالیاتی Relief دینے پر غور کیا جا رہا ہے۔

انتظامی اقدامات

میڈم سپیکر!

پاکستان کسٹم ٹیرف کو بین الاقوامی معاہدوں سے ہم آہنگ بنانے کے لیے اس میں Latest WCO Nomenclature میں Hormony پیدا کی جا رہی ہے۔

سمگلنگ کی روک تھام سمیت Transit Trade کے امور سے نمٹنے کے لیے Customs میں نئے شعبے قائم کیے جا رہے ہیں۔

Customs میں Executive اور Judicial معاملات کو علیحدہ کرنے کے لیے Independent Adjudication Collectorates قائم کیے جا رہے ہیں۔

حکومت SROs کے ذریعے Import Duties کے Rates میں رعایت دے کر مقامی صنعت کو Incentives فراہم کرتی ہے۔ اس پیچیدہ طریق کار کو آسان بنایا جا رہا ہے اور Anomalies سے پیدا ہونے والی Distortions کو دور کیا جا رہا ہے۔ ان اقدامات سے Cost of doing Business میں کمی آئے گی۔

اختتامی کلمات

ہم نے ایسا امید افزاء بجٹ پیش کیا ہے جو بہتر مستقبل کی بنیاد رکھے گا۔ ایسا مستقبل جو نہ صرف Economic Stability کو Maintain کرے گا بلکہ Growth کی رفتار کو بھی تیز کرے گا۔ اگر ہم اپنے نوجوانوں کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے اُنہیں روزگار کے مواقع فراہم کر دیں تو وہ ہمیں طاقتور اور خوشحال پاکستان کی ضمانت دے سکتے ہیں۔اس کا جواب Growth ہے۔ نئے مالی سال کے دوران یہی ہمارا Main Focus رہے گا۔ پاکستان کا Economic Potential لامحدود ہے۔ اصل چیلنج اس Potential کو بروئے کار لانے کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنا ہے۔ اللہ ہمارے ملک اور عوام کو اپنی نعمتوں سے نوازے۔ اور ہماری مدد کرے کہ ہم پاکستان کو قائداعظم Mohammad Ali Jinnah کا تابندہ پاکستان بنا سکیں۔

آخر میں، میں Finance Secretary عبدالواجد رانا، اور Economic Team کے دوسرے ممبران ڈاکٹر ندیم، ممتاز حیدر رضوی، آصف باجوہ، سہیل احمد، ڈاکٹر وقار،اسد امین کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ اس کے علاوہ Finance Division کی

تمام Team جس نے اس بجٹ کو بنانے میں حصہ لیا اور اکبر شریف زادہ اور تاج کا بھی شکرگزار ہوں۔

پاکستان پائندہ باد

☆☆☆